انٹرویو

وفاق المدارس العربیہ اہل حق کے لیے چھتری اور اتحاد کی علامت ہے

انٹرویو: سید فرزند علی

[مدارس میں ہر سال داخلہ لینے والے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو مدارس پر قوم کے اعتماد کی علامت ہے
حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ کی روزنامہ اسلام سے گفتگو]

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ حکمرانوں کے قول وفعل میں تضاد کے باعث مدارس اور بیوروکریسی کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار ہیں وہ مدارس کی بہتری اور معاونت کی بجائے مدارس پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے غیر ملکی طلباء کی تعلیم پر پابندی عائد کی گئی، حکومت معاملات کو سلجھانے کی بجائے مزید الجھا رہی ہے۔ مغرب اور اس کے پیروکاروں کے پروپیگنڈا کے باوجود مدارس میں طلباء وطالبات کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ رواں سال بھی ماضی کی نسبت کئی گناہ اضافہ دیکھنے میں آیا جو سیکولر قوتوں کیلئے پاکستانی قوم کا واضح پیغام ہے کہ ہمارا رشتہ دینی تمدن سے توڑا نہیں جاسکتا۔ مولانا فضل الرحمٰن وفاقی حکومت کا حصہ ضرور ہیں لیکن وہ بھی مسلم لیگ (ن) سے گلہ کرتے ہیں کہ ان کی اتحاد کیلئے طے کی گئی شرائط کو پورا نہیں کیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ کی شوریٰ نے مدارس کیلئے زکوٰۃ سمیت ہر طرح کی حکومتی امداد پر پابندی عائد کررکھی ہے۔ اگر ہمیں کسی مدرسہ کی شکایت ملی تو اسکا الحاق منسوخ کردیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعۃ الخیر لاہور میں روزنامہ اسلام سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا کہنا تھا کہ ہر سال کی طرح رواں سال بھی دینی مدارس میں طلباء وطالبات کی تعداد میں تقریباً 2 لاکھ اضافہ ہوا ہے حالانکہ مدارس کے خلاف ملکی وعالمی سطح پر منفی پروپگنڈہ شبانہ روز جاری ہے ہر واقعہ کو دینی مدارس کے ساتھ جوڑنے کی سازش کی جاتی ہے۔ دینی مدارس کے معاشی ذرائع کو بھی بند کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان تمام اقدامات کے باوجود دینی مدارس میں داخلوں کی کمی کی بجائے آئے روز اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ عوام اور قوم نے مدارس پر الزامات کو مسترد کردیا ہے، انہوں نے کہا کہ اولاد کے معاملے پر کوئی شخص سمجھوتہ نہیں کرتا، اگر لوگ اپنے بچے اور بچیاں دینی مدارس واساتذہ کے

سپرد کررہے ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ انہیں مدارس کے علوم اور اساتذہ پر مکمل اعتماد ہے۔اس کے علاوہ عوام بھی مشکلات کے باوجود مدارس کے ساتھ تعاون کررہے ہیں جسکی وجہ انہیں مدارس کے مالی امور پر مکمل اعتماد ہے انہوں نے کہا کہ کوئی والد نہیں چاہتا کہ اسکا بچہ انتہاپسندی کی طرف جائے اگر مدارس پر انتہاپسندی ،فرقہ واریت اور دہشت گردی کے الزامات درست ہوتے تو مدارس کے طلبہ کی تعداد میں اضافہ نہ ہوتا۔انہوں نے کہا کہ جس تناسب سے آبادی میں اضافہ ہورہاہے اسی تناسب سے دینی تعلیم میں بھی اضافہ ہورہاہے یانہیں؟اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔کئی بچے عصری تعلیم کی طرف بھی جارہے ہیں لیکن اس کے باوجود کروڑوں بچے آج بھی جو اسکول نہیں جارہے پاکستانی سوسائٹی کو اس طرف توجہ دینا ہوگی۔علماء کرام کو چاہیے کہ اس موضوع اپناہدف بناکر عوام کی ذہن سازی کریں۔

ایک سوال کے جواب میں قاری صاحب کا کہنا تھا کہ پرویز مشرف سے لیکر آج نواز شریف کی حکومت تک سب سے مذاکرات کیے لیکن کوئی بھی مدارس کی بہتری ،ترقی اور معاونت نہیں چاہتا۔سب کا مقصد مدارس کو کنٹرول کرنا تھا۔حکومت کو یہ ذہن بدلنا ہوگا۔ہرحکومت کے قول وفعل میں تضاد تھا۔جن امور پر اتفاق رائے ہوا ان پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا کیونکہ حکومت نہیں چاہتی ہے کہ مدارس کے ساتھ معاملات طے ہوں ،ان کا مقصد الجھاؤ پیدا کرنا ہے حل کرنا نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ اسناد کا معادلہ ،غیر ملکی طلباء کی تعلیم ،مدارس کی رجسٹریشن ،ڈیٹا ،کوائف ،بنک اکاؤنٹس جیسے امور ابھی تک مکمل طور پر طے نہیں پاسکے ،اس کی بنیادی وجہ حکومتوں کی سوچ میں عدم سنجیدگی ہے۔قاری صاحب نے بتایا کہ مالاکنڈ ڈویژن میں ضلعی انتظامیہ کی جانب سے مدارس کو نوٹس بھیجا گیا ہے کہ کوئی مدرسہ مقامی ضلع کے علاوہ کسی دوسرے صوبے یا علاقے کے طلبہ کو داخلہ نہ دے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے یہ اقدام غیر آئینی اور غیر دانشمندانہ ہے۔پاکستان کا قانون ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کرتا ،کوئی بھی شہری پاکستان کے کسی بھی شہر میں جاکر علم حاصل کرسکتا ہے ،کیونکہ علم کی کوئی سرحد یا بارڈر نہیں ہوتی ،عصری تعلیمی اداروں میں بھی مختلف اضلاع کے بچے داخل ہوتے ہیں ،یہاں ایسی پابندی کیوں؟انہوں نے کہا کہ حکومت کی ایسی پابندیوں سے علاقوں کے درمیان دوریاں پیدا ہوں گی۔انہوں نے کہا کہ ایک پاکستانی کو اپنے ہی ملک کے دوسرے حصے میں جاکر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے تو پھر پاکستانی ایک قوم کیسے بنے گی؟

مدارس کو حکومتی امداد کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ دینی مدارس کے پانچوں وفاق میں کوئی ایسا وفاق نہیں جسے غیر ملکی امداد ملتی ہو۔انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ کی واضح پالیسی ہے کہ کوئی مدرسہ سرکاری امداد کو قبول نہیں کرے گا ،کیونکہ سرکاری امداد آزادی ،حریت اور خودمختاری کو سلب کرتی ہے ،اگر

ہمارے علم میں کوئی ایسا مدرسہ آتا ہے کہ اس نے سرکاری امداد قبول کی ہے تو اس مدرسہ کے خلاف کاروائی کی جاتی ہے، اس ادارے کو نوٹس دے کر جواب طلب کیا جاتا ہے، الحاق کو معطل اور پھر منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ مدارس میں زیر تعلیم غریب طلبہ کے ساتھ مقامی مدرسہ ہی تعاون کرتا ہے تاہم کوئی مسئلہ وفاق المدارس العربیہ کے سامنے آئے تو وفاق بھی مکمل تعاون کرتا ہے انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ نظام تعلیم اور تربیت کیلئے اقدامات اٹھاتا رہتا ہے۔ ملکی وغیر ملکی حالات سے آگاہی بھی مدارس کو دی جاتی ہے۔

ملکی سیاسیات میں وفاق المدارس العربیہ کے موقف کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس غیر سیاسی تعلیمی ادارہ ہے جس کے دستور میں واضح طور پر درج ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کوئی سیاسی موقف اختیار نہیں کرے گا وفاق اپنے دستور پر قائم ہے اور رہے گا البتہ دستور میں رہتے ہوئے قومی ملی، دینی اسلامی امور کیلئے تعاون کرتا رہتا ہے اور کرتا رہے گا۔ ہمارے لئے تمام دینی جماعتیں ایک جیسی ہیں وفاق المدارس ایک چھتری اور اتحاد کی علامت ہے جس پر تمام دینی جماعتوں کے قائدین اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔

حج ایک عاشقانہ رمز

حج اپنے احکام، ارکان، اعمال، افعال، مناسک، اور عبادات کے ساتھ ساتھ طاعتِ محض، امتثالِ مجرد، بے چوں وچرا حکمِ الٰہی بجالانے، اس کے ہر حکم اور مطالبے کے آگے سر جھکانے اور انقیاد وتسلیم کا نام ہے۔ حج کے اعمال وافعال مظاہر عشق ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے اعمال وافعال عقل وفہم میں آئیں یا نہ آئیں، انہیں ادا کیا جاتا ہے۔ چناں چہ تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، ائمہ مجتہدین، علماء، صلحاء، عارفین امت، اور اہل ذوق ومحبت نے بھی ٹھیک اسی طرح انہیں بے چوں وچرا ادا کیا، اور ہونا بھی یہی چاہیے، کیوں کہ عبدیت کی شان اور طرہ امتیاز یہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک حاجی اپنی عقل وفہم، ذوق ومزاج اور پسند وناپسند کو حکمِ الٰہی پر قربان کرنا نہ سیکھے، یا جب تک اس میں یہ جذبہ پیدا نہ ہو وہ حج نہیں کرسکتا...... لہٰذا عاشق ان احکام واوامر کے امتثال وبجا آوری کے لیے سب کچھ قربان کر کے اپنے خالق ومالک کی رضا جوئی کے لیے نہ صرف چل پڑتا ہے بلکہ معشوق نے جو کیفیت و ہیئت بنا کر آنے کا مطالبہ کیا، اس کے اپنانے کو بھی اپنے لیے سرمایہ عزت وافتخار سمجھتا ہے۔

(حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حدیث دِل'' سے ایک اقتباس)